ان کے حقوق کی حفاظت ہوگی۔ اور انہیں مذہبی آزادی ہوگی۔ چند سال بعد ملکہ کیتھرائن دوم نے مسلمانوں کی جائیدادیں اور املاک ضبط کر لیں۔ ان کی زمینیں کمیونسٹوں کو بخش دیں۔

روسی حکومت نے ۵ لاکھ مسلمانوں کو "قرم" سے جلاوطن کر دیا۔

ملکہ کیتھرائن نے ایسے قوانین جاری کر دیئے جس کے ذریعے اسلامی تبلیغ پر پابندی لگا دی گئی اور اسلام کی تبلیغ کرنے والوں کے لیے بامشقت قید کی سزائیں مقرر ہوئیں۔

یورپ سے عیسائی مہاجرین وہاں آکر آباد ہوئے اور مسلمانوں کی زرخیز زمینیں ان کے حصہ میں آئیں۔ "قرم" کے بہت سے مسلمان قحط و امراض کے شکار ہوئے۔ اور کثیر تعداد میں جاں بحق ہوئے۔ وہاں کے مسلمانوں کی اکثریت، اقلیت میں تبدیل ہوگئی۔ کیونکہ ساٹھ ہزار سے زیادہ مسلمان قحط بھوک و پیاس کے سبب مرے، ایک لاکھ قرم کے مسلمانوں کو کمیونسٹوں نے شہید کر دیا۔ اس وقت کمیونسٹوں نے پچاس ہزار مسلمانوں کو وہاں سے ہجرت کرنے پر مجبور کر دیا۔

"قرم" میں ۱۵۵۸ مسجدیں تھیں، کمیونسٹوں نے انہیں تباہ و برباد کر دیا۔ اب بہت تھوڑی مسجدیں باقی ہیں۔

بقیہ ایسٹر کا تہوار

4۔ انڈے سجانا اور تحفے کے طور پر دینا اسی تہوار سے لیا گیا ہے (ص ۳۶ کالم ۲)

5۔ ایسٹر سے پہلے چالیس روزے رکھنے کا رواج مسیحی کلیسا کے دوسرے دور (۳۱۳ء تا ۵۹۰ء) میں پڑا (تاریخ کلیسا از فشر ص ۱۱۹ الشریعۃ حوالہ بالا)

اس تمام بحث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ عیسائیوں کا یہ تہوار اصولی اور فروعی ہر طور پر غیر مسیحی فلسفہ اور رسوم و رواجات کا مرہون منت ہے اور عیسائیت کا بنفسہ اس میں کوئی قابلِ ذکر دخل نہیں ہے۔

بقیہ: امراض و علاج

(۶) آخر میں اولیائے کرام اور بزرگان دین کا ایک عمل عرض کرتا ہوں جب بھی کھانا کھائیں تو ہاتھ دھو کر کسی کپڑے وغیرہ سے صاف نہ کریں بلکہ گیلے گیلے ہی آنکھوں پر پھیریں ان شاء اللہ تا زیست بینائی قائم رہے گی یا خالص شہد آنکھوں میں لگانا۔

اگر تمام کوششوں کے باوجود بینائی کمزور ہو رہی ہو تو پھر جدید تہذیب کا تحفہ مرض شوگر بذریعہ پیشاب ٹسٹ کرا کر دیکھ لیں لازمی آپ کے نازک جسم میں یہ بسیرا کئے ہوئے ہوگی۔

تحقیق و مطالعہ

از مدیرِ معاون

ایسٹر کا تہوار
بُت پرستی کی آماجگاہ

عیسائی مذہب میں عید قیامت مسیحؑ کے عنوان سے، جو تہوار جناب حضرت مسیح علیہ السلام کے وفات پانے اور پھر دوبارہ جی اُٹھنے کے نام نہاد مفروضہ کی یاد میں منایا جاتا ہے، تاریخی طور پر غیر مسیحی فلسفہ اور رسوم کا مرہونِ منت ہے۔ عیسائیت کے عام تہواروں کے بارے میں یہ حقیقت معروف ہے کہ ”قدیم بُت پرست تہواروں کی تاریخیں، ان تہواروں کو صحت کی سند اور نئی مذہبی اہمیت دیتے ہوئے عیسائی کلیسا کے کیلنڈر میں آن گھسیں“۔ (ENCYCLOPEDIA AMERICANA V.14 P.290)

اس ضمن میں کچھ معروضات پیشِ خدمت ہیں۔

خدا کے بارے میں موت اور دوبارہ زندگی کا عقیدہ قدیم مصری مذہب سے چلا جو یونانی، رومی اور دیگر بُت پرست مذاہب کے علاوہ عیسائیت میں بھی ظہور پذیر ہوا۔ انسائیکلوپیڈیا میں لکھا ہے ”(خداؤں کی) موت اور قیامت کے ابدی نظریہ کی اصل ”تاموز“ اور ”اڈونیس“ کی قدیم کہانیوں میں پائی جاتی ہے“۔ (ایضاً کالم ۲) اِسس اور اوسِرِس دو دیوتا تھے جو پرانے بادشاہوں میں، ان پر موت کے مختلف مدارج گزرنے کے بعد، ظاہر ہوتے تھے۔ ان کے تذکرہ میں لکھا ہے: ”اسس اور اوسرس نے اپنا مقام برقرار رکھا تاآنکہ ان کو مضبوط عقائد خصوصاً عیسائیت میں جگہ نہ مل گئی۔

(WORLD RELIGIONS, EDITOR GEOFFREY PARRINDERP: 508) چنانچہ اسی سے قیامتِ مسیح علیہ السلام کے عقیدہ کا پس منظر عیاں ہوتا ہے۔

ایسٹر کا قصہ یہ ہے کہ یہ تہوار اصل میں بُت پرستوں کا تھا۔ انسائیکلوپیڈیا کے بقول ”عہدِ جدید اور رسولی بزرگوں کی تحریرات میں، ابتدائی کلیسا کی جانب سے ایسٹر منانے پر کوئی شہادت نہیں ہے“۔ (COLLIER'S VOL.9 P.627 COL1) ایسٹر کا لفظ اس تہوار کی اصلیت کے بارے میں نشاندہی کرتا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ ”یہ مسلّم امر ہے کہ ایسٹر کا لفظ اس تہوار سے